Q. No. 2 (i) سوال نمبر 2 (i)

حدیث قدسی : اس سے مراد وہ حدیث ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود اللہ تعالیٰ سے براہ راست نقل کرے۔ حدیث قدسی قرآن کے سوا ہوتی ہے۔

Q. No. 2 (ii) سوال نمبر 2 (ii)

حدیث کا مفہوم :-

"نبی اکرمؐ کی حدیث کا مفہوم ہے کہ میں تمہیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تلقین کرتا ہوں یہاں تک کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم پر خدا کا عذاب نازل ہوگا اور تم دعا مانگو گے تو تمہاری دعا قبول نہ کی جائے گی۔"

Q. No. 2 (iii) سوال نمبر 2 (iii)

ترجمہ :

"گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے۔"

Q. No. 2 (iv) سوال نمبر 2 (iv)

تقویٰ کا لفظی معنی -

۱- اجتناب کرنا 2- پرہیز کرنا

3- ڈرنا

Q. No. 2 (ix) سوال نمبر 2 (ix)

والدین کے متعلق آیت کا ترجمہ - "ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا"

"اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں احسان کرنے کی وصیت کی" -

---

Q. No. 2 (v) سوال نمبر 2 (v)

معاشرتی زندگی میں عدل :

معاشرتی زندگی میں عدل سے مراد ہے کہ تمام انسانوں کو خواہ کسی قوم، نسل، ذات اور رنگ کے ہوں ایک جیسے مواقع فراہم کرنا - کسی ایک کو دوسرے پر کسی بھی لحاظ سے فوقیت نہ دینا ہے -

---

Q. No. 2 (vi) اسلامی معاشرہ کی دو خصوصیات - سوال نمبر 2 (vi)

1- وحدتِ فکر و عمل -
2- ایک شریعت کا پابند
3 - آزادی

Q. No. 2 (vii) تعمیر کعبہ کے وقت دعا - سوال نمبر 2 (vii)

1 - یا اللہ اسکو ہماری طرف سے قبول فرما -
2 - ہمیں اپنا فرماں بردار بنا اور ہماری اولاد میں بھی ایک امت کو اپنا تابع فرمان بنا -
3 - ہمیں حج کا طریقہ سکھلا دے -

Q. No. 2 (viii) تہذیب اور تمدن میں فرق - سوال نمبر 2 (viii)

تہذیب نظریات اور افکار کا نام ہے جبکہ تمدن سے مراد ان نظریات پر عمل پیرہ ہونا -
تہذیب کی مثال درخت کے تنے کی سی ہے جبکہ تمدن اسکی شاخیں ہیں -

---

Q. No. 2 (x) عدل کے دو فوائد ۔ سوال نمبر 2 (x)

1۔ عدل کرنے سے معاشرے میں امن و امان پیدا ہوتا ہے

2۔ عدل کرنے سے باہم اخوت اور محبت پیدا ہوتی ہے

Q. No. 2 (xi) اولاد کے حقوق ۔ سوال نمبر 2 (xi)

1۔ جینے کا حق

2۔ اچھی پرورش کرنا

Q. No. 2 (xii) اخوت کے بارے میں آیت ۔ سوال نمبر 2 (xii)

"انما المومنون اخوۃ"

مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔

Q. No. 2 (xiii) تبلیغ کی ضرورت - (xiii) 2 سوال نمبر

تبلیغ اس لیے ضروری ہے کیونکہ

1- یہ آپ ﷺ کا پہلا اور سب سے ضروری مشن تھا۔ آپ ﷺ کے بعد یہ زمہ داری ہم پر ہے۔ 2- تمام بنی نوع انسانیت کی بھلائی کے لیے تاکہ سب لوگ نجات پاکر جنت میں داخل ہو سکیں۔

Q. No. 2 (xiv) جہاد کے بارے میں حدیث - (xiv) 2 سوال نمبر

ترجمہ -

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ کے راستے میں (جہاد) میں ایک صبح یا ایک شام لگانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔"

Q. No. 2 (xix) قرآن کے نام - (xix) 2 سوال نمبر

1- فرقان

2- حکیم ، لاریب

3- تذکرہ

4- حمید ، مجید

Q. No. 2 (xv) ہمسایوں کی اقسام۔ سوال نمبر 2 (xv)

1- رشتہ دار پڑوسی

2- پہلو کا پڑوسی / جس کے ساتھ گھر کی دیوار ملی ہو

3- عام پڑوسی (جو ارد گرد ستھر گھروں کو مشتمل ہو)

4- سفر کا بھائی ، کام کا ساتھی۔

Q. No. 2 (xvi) بیوی کے حقوق۔ سوال نمبر 2 (xvi)

1- حق مہر ادا کرنا بیوی کا حق ہے۔

2- نان و نفقہ برداشت کرنا۔ یہ شوہر پر بیوی کا حق ہے۔

Q. No. 2 (xvii) فقہ حنفی کی خصوصیات۔ سوال نمبر 2 (xvii)

1- قرآن و سنت سے صحیح معنوں میں استنباط۔

2- اعلیٰ اور مضبوط دلائل پر مشتمل ہے۔ یعنی کہ انسانی عقل کے مطابق ہے۔

Q. No. 2 (xviii) سوال نمبر 2 (xviii)

ترجمہ:

"جن کو ہم نے کتاب عطا کی وہ اس کو پڑھتے ہیں اور پڑھنے کا حق ادا کرتے ہیں" ۔

Q. No. 2 (xx) مکی صورتوں کی خصوصیات: سوال نمبر 2 (xx)

مکی صورتوں میں:

1۔ احکامات زیادہ تر انفرادی تھے ۔

2۔ توحید و رسالت پر زور تھا ۔

Q. No. 3 (i) ترجمہ - سوال نمبر 3 (i)

"وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا کی وہ اسکو پہچانتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے بچوں کو جانتے ہیں - اور ان میں سے ایک گروہ حق کو چھپاتا ہے اور وہ جانتے ہیں"

Q. No. 3 (ii) سوال نمبر 3 (ii)

اس سے مراد "اہل کتاب" یہودی اور عیسائی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے "تورات" اور "انجیل" عطا کی تھی

Q. No. 3 (iii) سوال نمبر 3 (iii)

وہ حق بات کو اس لیے چھپاتے تھے کہ کہیں جب لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ نبی اکرم ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں تو وہ دین اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور نبوت بنی اسماعیل میں چلی جائے گی تو اس حسد کی بنا پر وہ لوگوں سے چھپاتے تھے -

ترجمہ۔

"ہم کوئی آیت مٹاتے یا اسکو بھلاتے نہیں ہیں مگر اس کے بدلے اسی جیسی یا اس سے بھی بہتر لے آتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

تشریح۔

کفار مکہ، یہود و نصاریٰ کو اسلام قبول کرنے سے کوئی بھی چیز مانع نہیں تھی مگر وہ حسد کی آگ میں جل کر اسلام کو قبول نہیں کرتے تھے کہ نبوت تو ہمارا حق تھا۔ یہ کسی اور کو کیسے مل سکتی ہے جبکہ یہ محض خدا کا فضل ہے وہ جسے چاہے عطا کرے۔

اسی بنا پر وہ ہر وقت طرح طرح کے اعتراضات کیا کرتے تھے اور دین اسلام میں نقص نکالنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ اس آیت میں بھی ان کے اس بے جا اعتراض کا جواب دیا گیا ہے کہ "قرآن کی آیت کا بار بار منسخ ہونا یا ان کا بدل جانا اس بات کی دلیل ہے کہ دین اسلام صحیح مذہب نہیں ہے ورنہ ایسا کیونکر ہوتا"

یہ ان کی بے وقوفانہ سوچ تھی جس کا جواب اللہ تعالیٰ دیا کہ اگر ہم کوئی ایت منسخ کرتے ہیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر لے آتے ہیں اور ہم ہر چیز پر قادر ہیں۔

اس کی مثال بلکل ایسے ہے جیسے کوئی ڈاکٹر ایک

Q. No. 4(i) (Page 2) سوال نمبر 4(i) (صفحہ 2)

ایک مدت کے بعد نسخہ بدل دے اور نیا نسخہ دے دے
کیونکہ اب اسکی ضرورت نہیں تو ان پر تو اعتراض کوئی
نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ جیسی حکیم ذات سے یہ کیا بعید
ہے کہ جب ایک ایت یا حکم کی ضرورت باقی نہ رہے
تو اس کو مٹا کر اسکی جگہ کوئی دوسری ایت لے آئے۔

Q.No.4(ii)(Page 1) سوال نمبر 4(ii) (صفحہ 1)

ترجمہ:
"اے ایمان والو! تم صبر اور نماز کے
ذریعہ سے مدد طلب کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے
ساتھ ہے"۔

تشریح:
ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے ذمہ جو کام
لگایا گیا ہے وہ اس قدر آسان نہیں بلکہ اس کے دوران مسلمانوں
سخت تکالیف اور مصائب برداشت کرنا پڑے گی۔ پھر اس سے

نمٹنے کا طریقہ بھی بتا دیا کہ صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد طلب کرو۔

صبر۔ مشکلات میں صبر کرنا ہمیشہ سے ہی مسلمانوں کا وتیرہ رہا ہے۔ اگر ہم صحابہ کرام کا زمانہ لے لیں خاص طور پر مکی دور میں کیا کچھ برداشت نہیں کیا۔ وہ مشکلات جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے مگر انہوں نے صبر سے کام لیا تو کیسے اللہ نے ان کو کامیاب فرمایا اور پوری دنیا میں بادشاہت عطا کی۔

نماز

نماز مومن کی معراج ہے اور اللہ سے ہم کلام ہونے کا ذریعہ ہے۔ آپؐ اور صحابہ اکرام کا معمول تھا کہ چھوٹی سی چھوٹی چیز کی ضرورت ہوتی آپ دو رکعات نفل ادا کر کے اللہ سے مانگتے۔

جنگ بدر کی رات آپؐ نے پوری رات مصلہ میں گزاری اور رو رو کر دعا کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ 300 لوگ 1000 پر بھاری آگئے اور فتح نصیب ہوئی۔

بے شک اس میں کوئی دورائے نہیں۔ ہم کو بھی اپنے معاملات خدا سے صبر اور نماز کے ذریعہ سے حل کروانے چاہئیں۔

Q. No. 5 (i) ترجمہ سوال نمبر 5 (i)

"بے شک اللہ نے تم پر کچھ چیزیں فرض کی
ہیں پس اس میں کمی نہ کرو۔ اور کچھ حدود متعین کی
ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزیں حرام کی
ہیں پس انکو مباح نہ کرو"۔

Q. No. 5 (ii) ترجمہ سوال نمبر 5 (ii)

"جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار مت کر اور جب
صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر۔ اپنی صحت کو اپنی
بیماری کے لیے اور اپنی زندگی کو اپنی موت کے لیے کارآمد
بنا"

احسان کے فوائد -

١- محبوب خدا :

احسان کرنا خدا کی صفات میں شامل ہے - خدا کو وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی صفات کو اپنائے اور اس کی مخلوق کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے -
خدا نے فرمایا
"ان اللہ یحب المحسنین"

2- باہم محبت :

احسان ایک ایسا عمل ہے کہ جس کی بدولت سالوں کی دشمنی بھی دوستی میں بدل سکتی - احسان میں اللہ تعالیٰ نے ایسی خوبی رکھی ہے کہ یہ لوگوں کے دلوں کو ایک دوسرے کی طرف مائل کرتا -
اللہ قرآن میں فرماتا ہے -
"ولکن اللہ الف بینھم"

3. قبول اسلام :

آپ ﷺ کی حیات مبارکہ سے بخوبی اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ احسان کی بدولت لوگ کس طرح جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے ہیں - اسی بات کی اہمیت کی طرف اللہ تعالیٰ اس قول سے اشارہ کرتے ہیں کہ

Q. No. 6 (i) (Page 2) ______ سوال نمبر 6 (i) (صفحہ 2)

"لو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک"

کہ اگر آپ سخت دل ہوتے تو لوگ آپ سے متنفر ہو جاتے۔

4- پر امن معاشرہ -

معاشرے میں بگاڑ کی صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب لوگ ظلم و زیادتی کر کے ایک دوسرے کا حق کھاتے ہیں اگر سب ہی لوگ اپنا حق پس پشت ڈال کر دوسروں کو ترجیح دیں تو یہ معاشرہ جنت کی صورت پیش کرنے لگے ہیں۔

Q. No. 6 (ii) (Page 1) ______ والدین کے حقوق : سوال نمبر 6 (ii) (صفحہ 1)

1- اچھا سلوک :

اولاد کے لیے حد درجہ لازم ہے کہ وہ والدین کے ساتھ اپنا برتاو اچھا رکھے کیونکہ قرآن میں اللہ فرماتے ہیں

"ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا"

2- مالی مدد :

جب اولاد بڑی ہو کر کمانے لگ جائے۔ تو اسکو چاہیے کہ والدین جنہوں نے اسکو پال کر اتنا بڑا کیا اور اسکو کمانے کی لائق بنایا ان کو بن مانگے کچھ مالی امداد کیا کرے تاکہ وہ اپنی نجی ضروریات

3۔ نرمی و شفقت:

والدین کا حق ہے کہ کسی بھی معاملہ میں ان کو نرمی سے سمجھایا جائے اور ان کو قائل کیا جائے اور اگر وہ راضی نہ ہوں تو اس کام کو چھوڑ دینا چاہئیے۔

"لا تقل لھما اف ولا تنھرھما"

4۔ دعائے مغفرت:

اولاد کو چاہئیے کہ اگر والدین فوت ہو جائیں تو ان کے لیے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کرے۔ کیونکہ نبی ﷺ کی ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ "مرنے کے بعد عمل ختم ہو جاتا ہے مگر نیک صالح اولاد کی دعا نہیں"

5۔ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک:

اولاد کو چاہئیے کہ اگر والدین اس دنیا سے چلے جائیں تو ان کے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

نبی ﷺ نے فرمایا "خالہ ماں جیسی ہے" اور "چچا باپ جیسا"

6۔ فرمانبرداری:

اولاد کو والدین کا مطیع اور فرمانبردار ہونا چاہئیے کیونکہ اس کی قرآن اور حدیث میں بہت تاکید آئی ہے

" والدین تیرے حق میں یا تو جنت ہیں یا تو دوزخ "۔

Q.No.7 خدمتِ خلق کی صورتیں ۔ سوال نمبر 7

۱۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا ۔

یہ بھی خدمتِ خلق کی ایک صورت ہے کہ راستہ سے کسی تکلیف دہ شے کو ہٹا دیا جائے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو ۔

2۔ جانداروں کو پانی پلا دینا ۔

گھر کے باہر یا چھت پر کسی برتن میں پانی یا باجرہ وغیرہ رکھ دینا تاکہ پرندے کھا پی سکیں خدمتِ خلق ہے ۔

3۔ سامان اٹھانے میں مدد کرنا ۔

اگر دیکھا جائے کہ کسی بزرگ یا عورت نے بھاری سامان اٹھایا ہے تو اسکی مدد کر دینا بھی خدمتِ خلق ہے ۔

4۔ قرض کی ادائیگی :

اگر کوئی شخص قرض کے بوجھ تلے دبا ہے تو اسکی طرف سے قرض ادا کر دینا خدمتِ خلق کی بہترین صورت ہے ۔

5۔ رفاہِ عامہ :

عام عوام کی بہتری کے لیے کوئی بھی کام کرنا جیسے کنواں کھدوا دینا ، ہسپتال بنوا دینا بھی خدمتِ خلق کی مختلف صورتوں میں آتا ہے ۔